غلام احمد پرویز

کے عقائد و نظریات

اس غیر مطبوعہ مسودہ کا نام علم کے موتی مطبوعہ کراچی مئی 2004
کے صفحہ 98 نمبر شمار 915 پر موجود ہے

حضرت علامہ الحاج المفتی
فیض ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی
محدث بہاولپور

کتب خانہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ
داتا دربار مارکیٹ لاہور پاکستان
0313- 8222336
0321- 4716086

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

قربِ قیامت ہے فتنے بارش کے قطرات کی طرح ہمارے گھروں میں نازل ہو رہے ہیں آئے روز نئے فرقے ایجاد ہو رہے ہیں۔

فقیر ان فتنوں کا مقابلہ بزورِ بازو تو نہیں کر سکتا البتہ فقیر جہاد بالقلم کر کے ان فتنوں کے سامنے سینہ سپر ہے اللہ تعالیٰ فقیر کی اِس کاوش کو قبول فرمائے ......آمین۔

پاکستان وہ خداداد مملکت ہے جو پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے ہند کے مسلمانوں کو عطاء فرمائی اس پر ہمارے اسلاف نے اپنے مال وجان عزت آبرو قربان کئے اس کے حصول کے لیے کتنی جوانیاں لٹیں کتنے سہاگ اجڑے یہ تاریخ کا ایک مستقل باب ہے پاکستان بننے کے بعد اسلام دشمن قوتوں نے اس میں فتنے بپا کئے جو اس کی اساس کو کمزور کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً سر اُٹھاتے رہتے ہیں تقسیم ہند سے قبل فتنہ قادیانیت / مرزائیت بڑے زور شور سے اُٹھا ہمارے اسلاف نے اس کا مردانہ وار مقابلہ کر کے اس واصل جہنم کیا اب لفظ مرزائی / قادیانی گالی کے طور استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ اندر اندر اپنی جڑیں مضبوط کرنے کے لیے زن' زر' زمین وافر مقدار استعمال کر رہا ہے ازلی بدنصیب لالچ میں آکر اپنی دنیا وآخرت برباد کر جاتے ہیں۔ مگر جن پر اللہ رب العزت رسول کریم ﷺ کی نگاہ ہوتی ہے وہ ان کے دھن دولت پر پیشاب کرنا اپنی توہین سمجھتے ہیں یہ الگ موضوع ہے اس پر فقیر کی درجوں کتب ورسائل مطبوعہ وغیر مطبوعہ موجود ہیں۔ فتنہ قادیانیت کے ساتھ فتنہ پرویزیت مسلمانوں کے لیے چیلنج بن سامنے آیا اتفاق دیکھیں دونوں فتنوں کے بانی ہم نام ہیں فتنہ قادیانیت کا غلام

احمد اور فتنہ پرویزیت کا بانی بھی غلام احمد فقیر یہاں آخر الذکر کا تعارف اور اس کے عقائد باطلہ اور ان کا رد لکھ کر اہل اسلام اپیل کرتا ہے اس فتنہ سے خود بھی بچیں اور اہل و عیال اور احباب کو بھی بچائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہم سب مسلمانوں کو ایمان لیواء فتنوں سے محفوظ رکھے...... آمین ثم آمین۔

بحرمت سید الانبیاء والمرسلین صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

فقط مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پنجاب پاکستان

چوہدری غلام احمد پرویز کا تعارف

موصوف کا پورا نام غلام احمد پرویز اور والد کا نام چودھری فضل دین تھا' متحدہ ہندوستان کے معروف شہر بٹالہ (ضلع گورداس پور میں 9 رجنوری 1903ء میں پیدا ہوا' ان کے دادا حکیم مولوی رحیم بخش اپنے وقت کے مانے ہوئے صوفی بزرگ تھے۔

تعلیم

ابتدائی تعلیم پرویز نے اپنے گھر پر ہی والد اور دادا کی زیر نگرانی حاصل کی، ایک انگریزی اسکول Alady of England سے میں میٹرک پاس کیا، پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ءمیں B.A کی ڈگری حاصل کی، 1927ء میں گورنمنٹ آف انڈیا کے مرکزی سکریٹریٹ میں ملازمت اختیار کیا اور بہت جلد ترقی پا کر Heme Department کے Stablishment Division میں ایک عہدہ پر کام کیا، کچھ عرصہ بعد غلام احمد پرویز کی ملاقات حافظ اسلم جیراجپوری (جو کہ بذات خود منکرین حدیث میں شمار کیا جاتا تھا) سے ہوئی اور صحبت کیونکہ عادات کو منتقل ہونے میں معاون ہوتی ہے، لہٰذا جو سوچ اسلم جیراجپوری کی تھی اس سوچ نے پرویز کی انکارِ حدیث کی سوچ کو مزید تقویت بخشی اور اس طرح اسلم جیراجپوری کا ایک جانشین تیار ہوتا چلا گیا، جو کہ بعد میں فتنہ انکارِ حدیث کے نشر واشاعت کا بڑا ذریعہ بنا، پرویز نے 1938ء میں طلوعِ اسلام رسالہ جاری کیا، اس کا پہلا شمارہ اپریل 1938ء میں ہی شائع ہوا اور یہی دراصل وہ مرکز بنا جہاں سے لوگوں کے ذہنوں کو اسلام، دین اور علماء سے متنفر کرنے کا آغاز ہوا اور اسلام کے لبادے میں قرآنی فکر اور قرآنی بصیرت جیسے خوبصورت الفاظ کو استعمال کر کے لوگوں شرعی حدود وقیود میں آزاد زندگی کے سبز باغ دکھائے گئے۔

ملازمت

قیامِ پاکستان کے بعد پرویز کراچی آ گیا اور حکومت پاکستان کے مرکزی سکریٹریٹ میں اسی عہدہ پر کام کیا جس عہدہ پر انڈیا میں تھا 1955ء میں ریٹائرمنٹ لے کر اپنی سوچ وفکر کی نشر واشاعت کے لئے اپنے آپ کو فارغ کرلیا' اس وقت ان کے پاس اسسٹنٹ سکریٹری (کلاس ون) گزیٹڈ آفیسر کا عہدہ تھا۔

دورانِ ملازمت 1953ء میں ہی غلام احمد پرویز نے اپنی خود ساختہ قرآنی بصیرت اور قرآن فہمی کو دروس کی شکل دینا شروع کردی اور لوگوں کے ذہنوں سے اسلام کی حقیقت کو محو کرنا شروع کردیا، یہ درس کراچی میں پرویز کی رہائش گاہ پر ہوتا تھا، 1958ء میں لاہور منتقل ہوا اور وہاں بھی ان دروس کا آغاز کیا، یہ ہفت روزہ ہوا کرتے تھے، 5/ اکتوبر 1984ء تک یہ سلسلہ جاری رہا، قرآن کی اس تفسیر بالرأی کا پہلا دور 1967ء میں مکمل ہوا اور پھر دوبارہ شروع کردیا تھا، غلام احمد پرویز اپنے دروس قرآن اپنی رہائش گاہ پر دیا کرتا تھا، یہ درس ہر جمعہ کو ہوا کرتا تھا اور باقاعدہ اس کی ویڈیو کیسٹ بنا کرتی تھی اور اب بھی جگہ جگہ ان ویڈیو کیسیٹس کے ذریعہ قرآنی دروس ہوتے ہیں، کراچی میں پانچ مقامات پر ان کے دروس ہوتے ہیں، یہ دروس جمعہ کی شام کو ہوتے ہیں، مرکزی دفتر بھایانی سینٹر ناتھ ناظم آباد میں واقع ہے، طلوع اسلام کا مرکزی صدر دفتر لاہور ہی میں ہے، غلام احمد پرویز کی رہائش گاہ، گلبرگ، لاہور، میں ان کی تصانیف، مقالے اور وہ تمام مواد جو کہ انہوں نے مرتب کیا یا جس سے ان کے مسلک کے نظریات وعقائد کی تشریح ہوتی ہو موجود ہے اور اس تمام مواد کے ذخیرہ کو The Pervaiz Memorial Research Scholer Library کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

اولاد

پرویز کی کوئی اولاد نہیں ہوئی لاولد مرا۔ لیکن ان کے قائم کردہ ادارے اور تصانیف کا مواد آج بھی مسلمانوں کو صحیح رُخ سے پھیرنے اور حدیث، قرآن کے حقیقی

معنی، اجماعِ اُمت اور علماء کی سرپرستی سے محروم کر کے قرآن کو من پسند معنوی جامہ پہنانے میں مصروف عمل ہیں، اس میں طلوع اسلام کی بزمیں (جہاں ہفت روزہ درس ہوتے ہیں) مجلّہ طلوع اسلام (ماہنامہ) ادارہ طلوع اسلام۔

The Qurane The Pervaiz Memorial Research Eduvation Society The Quranic Research Center Scholar Library.

ویڈیو اور آڈیو کیسیٹس میں قرآنی دروس، پمفلٹس اور ان کی تصانیف شامل ہیں۔

طلوعِ اسلام کے مقاصد

1938ء میں پرویز نے اپنے مقاصد کی اشاعت کے لئے رسالہ کا سہارا لیا اور الفاظ کا خوبصورت جامہ پہنا کر اپنے مقاصد کو مستور کر لیا، محدثین کی سالوں کی شبانہ روز محنت سے مرتب کیے گئے خزائنِ احادیث کو پرویز نے ایرانی اثرات اور جھوٹی روایات سے تعبیر کیا، دین میں انحراف پیدا کرنے کی کوشش کی اور اس کو نشاۃِ ثانیہ جیسا خوبصورت نام دیا، عوام الناس کو علماء کی سرپرستی سے محروم کر کے ان کو آزاد زندگی کے سبز باغ دکھائے کہ جس میں ہوائے نفسانی کا جامہ الفاظِ قرآن کو پہنا کر نیا دین پیش کیا گیا تھا، ادارہ طلوع اسلام کے قیام کے چیدہ چیدہ وہ مقاصد یہ تھے۔

دینِ خالص کو ہزار سالہ روایتوں دراتیوں اور ایرانی اثرات کی دبیز تہوں سے نکالا جائے اور روحِ قرآنی کو اس کی اصلی شکل میں پیش کیا جائے۔

قرآن کی تفسیر بالرائے

علماء حق نے تفسیر کے لئے پندرہ علوم پر مہارت کو ضروری بتایا ہے، بھلا جو عربی سے ناآشنا ہو وہ قرآن کی تفسیر کیا کر سکتا ہے، اس ماحول کو خراب کرنے کے لئے خواہش یا اس کی تعلیم وتربیت کوئی چیز بھی اس کو قرآن وحدیث میں لب کشائی کی اجازت نہیں

دیتی، یہی وجہ ہے کہ پرویز نے جب اس کی جرأت کی تو قرآن کے الفاظ کو اپنی خواہشات کا جامہ پہنایا، اسی کو قرآن نے کہا ہے کہ۔

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ۔ (جاثیہ۲۳)

بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرالیا اور اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا۔ (کنزالایمان)

دراصل دین کو ہر آدمی نے اپنی میراث سمجھ رکھا ہے، نہ مدرسہ کی تعلیم، نہ علماء کی صحبت، نہ صحیح راستہ کی رہنمائی، نہ ائمہ اربعہ کی تقلید، بلکہ یکسر سب کی نفی اور اس پر مور یہ کہ ہم بھی تو مسلمان ہیں، قرآن ہمارا بھی ہے، ہم کو ہر وہ معنی اخذ کرنے کا اختیار ہے جو ہمارے مقاصد کا ممد و معاون ہو، حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے انکارِ حدیث کے ذریعہ انکارِ قرآن کی بنیاد رکھی ہے، جب ان سے پوچھا جاتا ہے کیا دوسرے مسلمان نہیں؟ تو کہتے ہیں جس کا لازمی مفہوم یہ نکلتا ہے کہ ایک شخص قرآن پر عمل کرے بغیر اور اس کو مانے بغیر بھی مسلمان ہوتا ہے، تو بھلا مسلم اور کافر میں کیا فرق ہے۔

یہی وجہ ہے پرویز نے حدیث کی تکذیب کرتے ہوئے اپنی سوچ اور سمجھ سے قرآن کی تفسیر کی، عقل حیران ہے کہ صاحب کتاب مفہومِ کتاب کو زیادہ صحیح سمجھ سکتا ہے یا چودھویں صدی کا ایک لغاتِ قرآن سے نابلد شخص یہ دعوٰی کرے کہ نہیں قرآن تو کچھ اور کہتا ہے، مزید لکھتا ہے۔

میں اپنی بصیرت کے مطابق قرآنی فکر پیش کرتا ہوں، آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ ازخود قرآن کریم پر غور و فکر کے بعد فیصلہ کریں کہ میری فکر صحیح ہے یا نہیں۔

پرویز 24 فروری 1985ء کو لاہور میں مرا۔

دھوکہ باز اور کذاب یعنی جھوٹا تھا

چوہدری غلام احمد پرویز بیشک دجال یعنی دھوکہ باز اور کذاب یعنی جھوٹا تھا۔ تاہم اس نے ایک چالاکی کی کہ مرزا غلام قادیانی کے انجام سے ڈر کر کھلم کھلا تو نبوت کا دعوٰی

نہیں کیا اور برملا ختم نبوت کا انکار نہیں کیا' لیکن غیر اعلانیہ اس نے نہ صرف ختم نبوت کا انکار کیا بلکہ منصب رسالت کا بھی انکار کیا۔ ختم نبوت اور منصب رسالت کا مطلب' مقصد اور فلسفہ ہی یہی ہے کہ اب کسی نبی نے نہیں آنا لہٰذا رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منصب ختم نبوت اور منصب رسالت پر فائز رہیں گے۔ اس عقیدہ کے تحت شریعت محمدیہ کو بھی آخری شریعت ماننا فرض ٹھہرا۔

لیکن غلام پرویز نے نیا عقیدہ پیش کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ان کی رسالت بھی ختم ہو چکی، ان کی اطاعت بھی ختم ہو گئی، اب اپنے فیصلے خود ہی کرنے ہوں گے۔ غلام احمد پرویز نے نیا عقیدہ پیش کیا کہ اب کوئی بھی مسلمان حکمران یعنی مرکز ملت شریعت محمدیہ میں تبدیلی کر سکتا ہے۔ نئی شریعت پیش کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ مسلمان حکمران یعنی مرکز ملت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ نماز کے طریقے اور اوقات کو تبدیل کر سکتا ہے۔ حج، صوم اور زکوٰۃ سمیت کسی بھی حکم کے بارے میں اپنے اپنے دور کے مطابق ردوبدل کر سکتا ہے۔ غلام پرویز نے قرآن کریم کے نئے معنی اور نئے مطالب پیش کئے اور ایک بالکل نئی شریعت پیش کی جس کو شریعت پرویزیہ کہا جا سکتا ہے۔

پرویز نہ صرف منکر حدیث ہی نہ تھا بلکہ منکر ختم نبوت منکر منصب رسالت اور منکر شریعت تھا۔ قرآنی تعلیمات کے نام پر اپنے نئے نئے عقائد پیش کر کے گویا خود کو غیر اعلانیہ طور پر منصب نبوت پر فائز کرنے کی جسارت کی۔ اب بھی اس کے مرنے کے بعد اس کے پیروکار پاکستان بھر میں اسلام، شعار اسلام، اکابرین اسلام اور عام مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہیں۔ ان سب فتنوں کے خلاف برسرپیکار ہونا ہر مسلمان کی دینی ذمہ داری ہے۔

مسٹر غلام احمد پرویز

پرانی شراب نئی بوتلوں میں

مصنف : بنیاد پرست۔

ہمارے اردگرد منکرین حدیث بنام اہل قرآن کے فتنے سے نوتعلیم یافتہ جدید و ماڈرن طبقہ زیادہ متاثر نظر آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ پڑھنے، سننے میں خود کو کسی حد کے پابند نہیں سمجھتے 'مطالعہ کرنے کا ذوق ہوتا ہے، جس کسی کی کتاب بھی ہاتھ لگ جاتی ہے مطالعہ کرلیتے ہیں۔ اہل باطل کی دینی موضوعات پر بھی کتابیں پڑھنے سے دریغ نہیں کرتے، پھر چونکہ انہوں نے نہ خود دین کو گہرائی میں کسی استاذ سے پڑھا ہوتا ہے اور نہ مستند علما اور انکی کتابوں سے انکا کوئی تعلق ہوتا ہے اس لیے اہل باطل کے مکر کو سمجھ نہیں سکتے اور ان کی تحریروں سے متاثر ہو جاتے اور آہستہ آہستہ ان کے حامی بن کر انہی کے گروہ میں شامل ہوجاتے ہیں۔

اس فتنہ انکار حدیث کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ اس کے اصل بانی اور محرک کچھ زنادقہ وملاحدہ، شیعہ وروافض تھے اور کچھ عقل پرست معتزلہ، اسکی تفصیل فقیر اپنی تصانیف میں کر چکا ہے۔ ہندوستان میں اس فتنہ کو پھیلانے اور ابتداء کرنے والے لوگوں میں سرفہرست سرسید احمد خان، مولوی چراغ، عبداللہ چکڑالوی، احمدالدین خواجہ امرتسری، مولوی اسلم جیراج پوری اور پھر آخر میں اس مشن کا جھنڈا برٹش گورنمنٹ کے محکمہء انفارمیشن کے ملازم چوہدری غلام احمد پرویز نے اٹھایا اور کفر وگمراہی کے انتہاء درجات تک اس شیطانی تحریک کو پہنچایا۔

غلام احمد پرویز ایک اعلی پائے کا انشاء پرداز تھا اس نے بجائے اپنے اس فن سے اردوادب کی خدمت کرنے کے قرآن وحدیث پر زور آزمائی شروع کی۔ پہلے حدیث کو

عجمی سازش اور تفرقہ کی بنیاد قرار دیتے ہوئے اس کا انکار کیا، خود کو اہل قرآن قرار دے کر لوگوں کو قرآن کی طرف دعوت دی اور ولا تفرقو ولا تفرقو کے خوشنما نعرے لگائے پھر اپنے فن سے قرآن کے ترجمہ کو افسانوی رنگ میں پیش کرنا شروع کیا۔ اسکی بھی ادبی افسانوی زبان میں لکھی گئی اسلامی تحریریں اور نعرے دین سے دور دُنیاوی تعلیم یافتہ طبقہ کی کمزوری بن گئے، ان لوگوں نے قرآن وحدیث کو خود گہرائی میں پڑھا نہیں تھا اس کے علوم سے واقف نہیں تھے اس لیے آسانی سے انکے انکار میں اسکے ہم خیال بن گئے۔ اس پرویزی مشن کو ذرائع ابلاغ اور میڈیا کے ذریعہ پھیلانے کا ذمہ آج کے دور میں جاوید غامدی اور اس کے ہمنواوں نے اُٹھایا ہوا ہے اور بدقسمتی سے دین سے بے خبر ناواقف وجاہل لوگ انہیں بھی دینی واسلامی سکالر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

پرویزی دین پر ایک نظر

پرویز اینڈ کمپنی چونکہ اپنے آپ کو اہلِ قرآن کہتے ہیں جس سے یہ تأثر ملتا ہے کہ وہ قرآنی تعلیمات پر سختی سے کاربند ہیں لہٰذا عوام الناس کے ذہنوں میں یہ ایک عام تأثر پیدا ہوتا ہے کہ پرویز صرف منکرِ حدیث ہے لیکن وہ قرآنی تعلیمات پر سختی سے کاربند ہے۔ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، پرویز جس طرح منکرِ حدیث ہے اسی طرح وہ منکرِ قرآن بھی ہے اس نے قرآنی آیات کے اصل، متعین اور متوارث معانی ومفاہیم کو بدل کر اپنی مرضی کے معانی نکالے ہیں "اس کے نزدیک اللہ، رسول، کلمہ نماز زکوٰۃ روزہ حج قربانی وغیرہ کے بھی وہ معنی نہیں ہیں جو کہ لغت عرب اور مسلمانوں میں عہد نبوی سے لے کر تا حال مشہور ومتعارف ہیں بلکہ اصل معانی وہ ہیں جو تیرہ سو برس بعد صرف اس ایک عجمی مفکر کو سمجھنا نصیب ہوئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

فرقہ پرویزیت (منکرینِ حدیث)

کے عقائد ونظریات

1۔حدیث عجمی سازش ہے۔

(مقام حدیث 421:/1۔ادارہ طلوع اسلام کراچی)

2۔آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے اس کا قرآنی دین سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

(مقام حدیث: 1/391۔ادارہ طلوع اسلام کراچی)

3۔قرآن مجید میں جہاں پر اللہ اور رسول کا نام آیا ہے اس سے مراد مرکز ملت ہے۔

(اسلامی نظام: 86۔ادارہ طلوع اسلام کراچی۔معارف القرآن: 4/626)

4۔اور جہاں پر اللہ اور رسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد مرکزی حکومت کی اطاعت ہے۔(معارف القرآن: 4/636)

5۔قرآن میں أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (نساء 59) میں اولی الامر سے مراد افسرانِ ماتحت ہیں۔(اسلامی نظام 110)

6۔رسول کا کام صرف اتنا تھا کہ وہ اللہ کا قانون انسانوں تک پہنچادیں۔

(سلیم کے نام (پرویز 2/34،ادارہ طلوع اسلام کراچی)

7۔آپ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی اطاعت نہیں ہوگی، اطاعت زندوں کی ہوتی ہے۔

(سلیم کے نام (15واں خط) 250 ۔خط نمبر 20۔21 میں بھی یہی مضمون ہے

8۔ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ اب انسانوں کو اپنا معاملہ خود ہی حل کرنا ہوگا۔

سلیم کے نام (15واں خط) 250 ۔خط نمبر 20۔21 میں بھی یہی مضمون ہے

9۔مرکز ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات وغیرہ میں جس

چیز کو دل چاہے بدل دے۔

(قرآنی فیصلے: 301۔ادارہ طلوع اسلام کراچی)

10۔اللہ تعالیٰ کا (معاذ اللہ) کوئی خارج میں وجود نہیں ہے، بلکہ اللہ ان صافت کا نام ہے جو انسان اپنے اندر تصور کرتا ہے۔

(معارف القرآن: 4/420)

11۔آخرت سے مراد مستقبل ہے۔(سلیم کے نام 21واں خط 2\124)

12۔آدم علیہ السلام کا کوئی وجود نہیں، یہ تو نام ہے نوع انسانی کا۔

(لغات القرآن: 1/214)

13۔آپ کا قرآن مجید کے سواء کوئی معجزہ نہیں ہے۔

(سلیم کے نام خط: 3/36۔3/91۔معارف القرآن: 731/)

14۔نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآنِ مجید نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ قیامِ صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام کو قائم کرنے کا حکم ہے، مطلب یہ ہے کہ معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا چاہئے جن سے اللہ کی ربوبیت کی عمارت قائم ہو جائے۔

(قرآن فیصلے: 26۔معارف القرآن: 4/328۔نظامِ ربوبیت: 87

15۔آپ کے زمانہ میں نماز دو وقت میں تھی (فجر و عشاء)۔

(لغات القرآن: 3/1043)

16۔زکوٰۃ اس ٹیکس کا نام ہے جو اسلامی حکومت لیتی ہے۔

(قرآنی فیصلے: 37۔سلیم کے نام 5واں خط: 1/77)

17۔آج کل زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ ٹیکس ادا کر دیا جاتا ہے، تو اب زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔(نظامِ ربوبیت 78:)

18۔حج نام ہے عالمِ اسلامی کی عالمی کانفرنس کا۔(لغات القرآن 2\474)

19۔قربانی تو صرف عالمی کانفرنس میں شرکاء کے کھلانے کے لئے تھی، باقی

قربانی کا حکم کہیں نہیں۔

(رسالہ قربانی:3۔قرآنی فیصلے 55\104)

20- قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہوتے، موجودہ زمانہ کے مسلمان برہمو سماجی مسلمان ہیں۔(سلیم کے نام 35واں خط 3\197)

21۔صرف چار چیزیں حرام ہیں(۱) بہتا ہوا خون۔ (۲) خنزیر کا خون۔ (۳) غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں۔(۴) مردار۔

(حلال وحرام کی تحقیق)

22۔جنت اور جہنم کی بھی کوئی حقیقت نہیں، جو صرف انسانی ذات کی کیفیات کے یہ نام ہیں۔

(لغات القرآن: 449/ 1، ادارہ طلوع اسلام لاہور)

اللہ اور رسول کا مطلب

پرویز نے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا۔

" قانون صرف خدا کا ہے کسی اور کا نہیں۔محمد کی پوزیشن اتنی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے اسے بھی یہ کوئی حق نہیں کہ وہ کسی پر اپنا حکم چلائے۔(سلیم کے نام خط ج۹ص ۳۴)

پرویز کے مطابق عبادت کے لائق تو کسی ہستی کا وجود ہی نہیں ہاں خدا کے نام سے کوئی ہستی ہے جس کا قانون ماننا چاہئے۔دوسری طرف حضور نبی کریم ﷺ سے قرآن کا بیان کردہ حق اطاعت وتشریع چھین کر مرکز ملت کے نام سے حکومت وقت کو دے ڈالا۔

☆قرآن کریم میں جہاں اللہ ورسول کا ذکر آیا ہے اس سے مراد مرکز نظامِ حکومت ہے۔(معارف القرآن جلد 4 صفحہ 263)

☆مرکزِ ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات نماز روزہ معاملات اخلاق غرض جس چیز

میں چاہے ردوبدل کردے۔(قرآنی فیصلے ص ۴۲۴)

پرویز صاحب کا اصرار ہے کہ قرآن کریم میں جہاں کہیں اللہ ورسول کا لفظ دیکھو اس سے مراد صدر مملکت سمجھو، اور سچے خدا اور رسول ﷺ کو چھوڑ کر ہر چڑھتے سورج کی پوجا کرو۔ اسکندر مرزا ہو یا غلام محمد، ناظم الدین ہو یا ایوب خان، ذوالفقار علی بھٹو صدر ضیاء الحق، جونیجو یا بینظیر، جو بھی کرسی نشین اقتدار ہو، اسی کو اللہ اور رسول سمجھو! اسی کے سامنے ڈنڈوت بجالاؤ اور چند ٹکے سیدھے کرنے کے لئے اللہ ورسول سے اطاعت چھین کر برسر اقتدار قوت کو دے ڈالو کہ مائی باپ آپ ہی ہمارے دین کا فیصلہ کریں۔

لا حَولَ ولا قُوۃ الا باللّٰہِ۔

ستم یہ کہ اگر ایسا نہ کرو گے تو نہ اسلام طلوع ہوگا، نہ قرآنی ربوبیت منظر عام پر آئے گی بلکہ اسلام عجمی سازش کا شکار رہے گا۔ خدا کا غضب ہے کہ پڑھے لکھے لوگوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ اللہ ورسول سے مراد مرکز ملت ہے لیکن ان میں کسی کو بھی اس کے سننے سے تے نہیں آتی۔

حیات النبی ﷺ کا انکار

پرویز صاحب بڑی چالاکی سے اطاعت اور تشریح کا حق رسول سے چھین کر نظام حکومت یا مرکز ملت کے حوالے کرتے ہیں پھر خود ہی مرکز ملت یعنی اللہ ورسول بن بیٹھتے ہیں اور قرآن کا اپنی مرضی کے مطابق ترجمہ وتشریح کرتے جاتے اور اس کی پیروی نہ کرنے کو قرآن سے دوری، فرقہ واریت اور ظلالت بتلاتے ہیں۔ ایک اور جگہ لکھا۔

رسول کی اطاعت نہیں کیونکہ وہ زندہ نہیں۔(اسلامی نظام صفحہ 112)

کوئی اس کے پیروکاروں سے پوچھے اگر منتخب رسول کے وصال کے بعد اسکی تعلیمات کی پیروی نہیں تو پرویز کے مرنے کے بعد اسکی بکواسات کی پیروی کیوں کرتے ہو؟

دور نبوی دور وحشت ہے

مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسلام کا سب سے زرین دور عہد رسالت مآب ﷺ ہے اس زمانہ میں جاہلیت کے اندھیرے چھٹے اور اسلام کا نور چار سو پھیلا خود نبی پاک ﷺ نے اپنے زمانہ کو خیر القرون کا لقب دیا ہے مگر پرویز اس تیرہ سو سال قبل کے زرین عہد کو وحشت کا دور کہتا ہے وہ لکھتا ہے۔

آپ (علماً) اپنی قوم کے دامن پکڑ کر آج سے تیرہ سو سال پہلے کے دورِ وحشت کی طرف گھسیٹ رہے ہیں (قرآنی فیصلے)

انکارِ حدیث

مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لیے جو سازش کی گئی اس کی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی جو قرآن کے ساتھ بالکل قرآن کے ہم پلہ ہے۔ یہ وحی روایات میں ملتی ہے۔ (مقام حدیث جلد 1 ص 421)

یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا۔ وحی غیر متلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ مثل قرآن ٹھہرایا گیا۔ (مقام حدیث جلد 2 'صفحہ 122)

حالانکہ جس قرآن کی طرف یہ پرویزی اپنی نسبت کرتے ہیں اسی قرآن میں ہی اتباع اور اطیعوا الرسول کے الفاظ پندرہ سے زائد دفعہ آئے ہیں اور آپ کی اطاعت آپ کی حدیث کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ مزید قرآن ہی حضور ﷺ کی باتوں کو وحی (غیر متلو) قرار دیتا ہے۔

وما ینطق عن الھوی، ان ھو الا وحی یوحی

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ (النجم ۳)

یعنی نبی کریم ﷺ اپنی خواہش سے کوئی بھی بات نہیں کرتے، یہ آپ کی باتیں تو

وحی ہیں جو آپ کی طرف بھیجی جاتی ہے

☆ قرآن مجید موقف کے خلاف نظریہ ارتقاء کی تبلیغ اور حضرت آدم علیہ السلام کی ذات کا انکار

واذ قال ربك للملائكة انى جاعل فى الارض خليفة۔ (البقرہ ۳۰)

ترجمہ:- اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ (کنز الایمان)

پرویزی ترجمہ:- جب زندگی اپنی ارتقائی مناظر طے کرتی ہوئی پیکر انسانی میں پہنچی اور مشیت کے پروگرام کے مطابق وہ وقت آیا کہ اپنے سے پہلی آبادیوں کی جگہ زمین میں آباد ہو۔ (مفہوم القرآن ص ۱۲)

یہاں پرویز نے ڈارون کے نظریہ ارتقاء کو زبردستی ٹھونسا ہے، پرویز کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کا وجود ہی نہیں تھا انسان مختلف ارتقائی مراحل طے کر کے بندر سے موجودہ شکل انسانی تک پہنچا ہے۔ ایک جگہ لکھتا ہے

آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا قصہ آدم کسی خاص فرد کا قصہ نہیں بلکہ خود آدمی کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے الخ۔

(لغات القرآن جلد 1 صفحہ 214)

ملائکہ اور ابلیس کا انکار

واذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدو الا ابليس (البقرہ ۳۴)

ترجمہ:- اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔

پرویزی ترجمہ:- اس پر کائناتی قوتیں سب انسان کے آگے جھک گئیں لیکن ایک چیز ایسی بھی تھی جس نے اس کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا اس نے سرکشی اختیار کی یہ تھے انسان کے خود اپنے جذبات جس کے غالب آ جانے سے اس کی عقل وفکر

ماؤف ہوجاتی ہے۔(مفہوم القرآن ص ۱۳)

اگر ابلیس انسان کے اندر کے سرکش جذبات کا نام ہے تو ملائکہ کے سجدہ کے وقت پھر انکار کس نے کیا تھا؟ ؟ ؟

پرویز نے ملائکہ کا ترجمہ کائناتی قوتوں سے کر کے فرشتوں کے وجود کا انکار کیا۔ دوسری جگہ انہیں نفسیاتی محرکات قرار دیتا ہے۔

ملائکہ سے مراد وہ نفسیاتی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں......الخ۔(لغات القرآن جلد 1 صفحہ 244)

آخرت' جنت اور دوزخ کا انکار

قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کے بجائے ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا ہے اسی کا نام ایمان بالآخرت ہے۔

(سلیم کے نام اکیسواں خط، جلد 2 صفحہ 124)

بہرحال مرنے کے بعد کی جنت اور جہنم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔(لغات القرآن جلد 1 صفحہ 449)

انکار واقعہ معراج

جس طرح مرزا قادیانی کی شیطانی وحی والہام میں عجیب وغریب خرافات و کفریات ہیں اس طرح پرویز کی تفسیری نکات میں بھی آپ کو اسی طرح کے لطیفے نظر آئیں گے۔ سورۃ البقرہ کی آیت (ویسالونك عن المحيض (ترجمہ:- اور آپ سے پوچھتے ہیں حکم حیض کا) پرویز اسکا ترجمہ کرتا ہے "اس کا مطلب ہے سرمایہ دارانہ معاشی نظام جیسے خرافات وضلالات نظر آئیں گے"۔

اس طرح سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت کے حوالے سے لکھتا ہے:

واقعہ اسراء اگر یہ خواب کا نہیں تو یہ حضور ﷺ کی شب ہجرت کا بیان ہے اس

طرح مسجد اقصیٰ سے مراد مدینہ کی مسجد نبوی ہوگی جسے آپ نے وہاں جاکر تعمیر فرمایا۔

(معارف القرآن جلد 4 صفحہ 732)

دوسروں کو ملائیت اور دقیانوسیت کا طعنہ دینے والے پیران نابالغ بتلاتے ہیں کہ 'مسجد اقصیٰ' سے مراد 'مسجد نبوی' ہے۔

پرویزی شریعت اور حلال حرام

قرآن کی رو سے صرف مردار، بہتا خون، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں ان کے علاوہ کچھ حرام نہیں۔ ہمارے مروجہ اسلام میں حرام وحلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں۔

(حلال وحرام کی تحقیق، ماہنامہ طلوع اسلام مئی 1952)

یوں شریعت پرویز میں کتے، بلے، گدھے، سانپ، بچھوے، مینڈک، کیڑے سب حلال ہیں۔

نماز کی حقیقت

وارکعوا مع الراکعین۔ (البقرۃ)

ترجمہ:- اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو (آیت میں نماز باجماعت کی تاکید ہے)

پرویزی ترجمہ:- اور اسی طرح تم بھی اب ان کے ساتھی بن جاؤ جو قوانین خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ (مفہوم القرآن ص ١٦)

نماز اور دیگر عبادات کے بارے میں پرویز کی مزید تعلیمات ملاحظہ فرمائیے۔

ہماری صلوٰۃ وہی ہے جو (ہندو) مذہب میں پوجا پاٹ کہلاتی ہے ہمارے روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں برت ہماری زکوٰۃ وہی شئے ہے جیسے خیرات ہمارا حج مذہب کی یاترا ہے ہمارے ہاں یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ثواب ہوتا ہے یہ تمام

عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل وبصیرت سے کچھ واسطہ آج ہم اسی مقام پر ہیں جہاں اسلام سے پہلے دنیا تھی۔ (قرآنی فیصلے ص ۳۰۱)

انکارزکوٰۃ

پرویز نے اقیموا الصلوٰۃ کی باطل اور من گھڑت تشریح کیساتھ اسلام کے دوسرے عظیم الشان حکم واتوا الزکوٰۃ کی بھی باطل تاویل کی ہے، زکوٰۃ کو سرے سے فرض ہی نہیں سمجھتا، اسے ایک ٹیکس قرار دیتا ہے:

زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح مقرر نہیں کی گئی۔ (قرآنی فیصلے ص ۳۵)

انکارمعجزات

رسول اکرم کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دیا گیا۔

(معارف القرآن جلد 4 صفحہ 731)

قربانی پیسے کا ضیاع ہے

قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شرکائے کانفرنس کے لئے راشن مہیا کرنے سے زیادہ نہیں ہے (پرویز کے ہاں حج کا مفہوم ایک بین الاقوامی کانفرنس ہے) مقامِ حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ قربانی کے لئے کوئی حکم نہیں ہے یہ ساری دنیا میں اپنے اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہے ذرا حساب لگائیے اس رسم کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا کس قدر روپیہ ہر سال ضائع ہو جاتا ہے۔ (قرآنی فیصلے ص ۶۹)

یہ چند کفریات مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ذکر کئے گئے، ان میں ہی واضح ہے کہ پرویز نے سارا اسلام قرآن، حدیث، تمام عبادات، تمام احکامِ شرعیہ بیک جنبش

قلم ختم کر دیے ہیں پھر بھی اصرار ہے کہ اسے اور اسکے ماننے والوں کو مسلمان اور اہل حق کہا جائے۔ تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ ضروریاتِ دین (جن کا دین اسلام سے ہونا قطعی ہے) کا صریح انکار کرنے والا' ان میں چودہ سو سال سے راجح تعبیر کے خلاف تاویل کرنے والا یا انکا مذاق اڑانے والا کافر ہو جاتا ہے جیسے مرزا غلام احمد قادیانی اپنے سینکڑوں کفریات کے علاوہ ختمِ نبوت اور نزولِ مسیح علیہ السلام کے معنی میں تاویل کرنے کی وجہ سے باتفاق امت کافر ہے اسی طرح غلام احمد پرویز بھی اپنی تحریرات وتالیفات میں کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی، آخرت وغیرہ کے انکار اور مفہومات بدلنے کی وجہ سے کافر ہو گیا اور پاکستان، سعودی عرب، کویت بھارت، جنوبی افریقہ، شام ومصر وغیرہ کے اکابر علماء پرویزیوں کے عقائد ونظریات کا مطالعہ اور تحقیق کرنے کے بعد ان کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کر چکے ہیں۔

پرویز کا عقیدہ' حدیث عجمی سازش ہے......کا جواب

یہ عقیدہ رکھنا کہ حدیث عجمی سازش (جیسا کہ پرویز نے اپنی کتاب مقام حدیث میں لکھا) کے نتیجہ میں مرتب ہوئی، علماء کے نزدیک کفر ہے، خود قرآن میں اللہ جل شانہ نے نبی کریم ﷺ کی بعثت کے تین کاموں میں سے ایک یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ کتاب حکمت یعنی سنت اور حدیث کی تعلیم دیں، جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (جمعہ ۲)

ترجمہ:۔ وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔ (کنز الایمان)

حکمت بقول حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہما کے سنت رسول اللہ ہے، اگر حدیث کو نہ جانا جائے تو قرآن بھی سمجھ میں نہیں آسکتا، مثلاً:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِنَ اللهِ۔ (مائدہ ۳۸)

ترجمہ:- اور جو مرد یا عورت چور ہو تو انکا ہاتھ کاٹو ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں ہے کہ ہاتھ کو کاٹو، تو ہاتھ کہاں سے کاٹنا ہے، بغل سے یا کلائی سے یا پونچھوں سے، اس کی وضاحت تو حدیث سے ہی ہوگی پورے قرآن میں تو موجود نہیں ہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللهِ۔ (حشر:۵)

ترجمہ:- جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا۔ (کنز الایمان)

اب اللہ کا حکم قرآن میں کیا ہے کہ کھجور کے درخت کو کاٹا یا چھوڑا' یہ حکم تو حدیث میں ہے' تو حدیث کے بغیر آیت بالا کا مفہوم واضح نہیں ہوگا' اس لئے حدیث کو ماننا حقیقتاً قرآن کو ہی ماننا ہے، میزان للشعرانی میں ہے:

لو لا السنة ما فهم احد منا القرآن۔ (میزان شعرانی)

ترجمہ:- اگر سنت (حدیث) نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی شخص قرآن نہیں سمجھ سکتا۔

عقیدۂ پرویزی

آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے اس کا قرآنی دین سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

(مقام حدیث: 1/391۔ادارہ طلوع اسلام کراچی)

جواب اویسی

اس عقیدہ میں اسلام کو ختم کر دیا گیا ہے' اس اعتبار سے آج کل کے سارے ہی

مسلمان کافر ہوں گے، یہ ساری بات اس لئے کہی گئی ہے کہ پرویز اپنے خود ساختہ دین پر لوگوں کو لانا چاہتا ہے۔

عقیدہ پرویزی

قرآن مجید میں جہاں اللہ اور رسول کا نام آیا اس سے مراد مرکز ملت ہے۔

(اسلامی نظام: ادارہ طلوع اسلام کراچی' معارف القرآن)

جواب اویسی

یہ بھی ایک کھلی ہوئی تحریف اور زندیقیت ہے، یہ وہ مطلب ہے کہ پندرہ سو سال میں آج تک کسی نے یہ مطلب بیان نہیں کیا، ارشاد خداوندی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○

(حٰم سجدہ ۴۰)

ترجمہ:- بیشک وہ جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھے چلتے ہیں ہم سے چھپے نہیں تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بھلا یا جو قیامت میں امان سے آئے گا جو جی میں آئے کرو بیشک ، تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (کنزالایمان)

مطلب یہ ہے کہ قرآن میں اپنی طرف سے مطلب نہیں نکالتے بلکہ سیدھی سیدھی وہی بات مراد لیتے ہیں جو قرآن سے ظاہر ہوتی ہے۔

عقیدہ پرویزی

جہاں اللہ ورسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد مرکزی حکومت کی اطاعت ہے۔ (معارف القرآن)

جواب اویسی

یہ ظاہر ہے اور ہر ایک جانتا ہے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی بنیاد ہے اور پھر تمام احکامات کے ماتحت گھومتے ہیں، اسی بات کو قرآن و حدیث میں متعدد مقامات پر کہا گیا ہے، ایک جگہ پر ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ○

(آل عمران ۳۲)

تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا (ف) پھر اگر وہ منھ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔ (کنزالایمان)

اس آیت سے بالکل صاف واضح ہورہا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے اعراض کریں گے وہ کافر ہوجائیں گے اس لئے وہ جو بھی کریں وہ اللہ کو پسند نہیں۔

عقیدہ پرویزی

قرآن میں اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم میں اولی الامر سے مراد افسرانِ ماتحت ہیں۔ (اسلامی نظام)

جواب اویسی

یہ عقیدہ بھی قرآن واحادیث اور اجماع کے بالکل خلاف ہے، تمام ہی مفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ کا اتفاق ہے کہ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (نساء ۵۹) میں مراد اللہ جل شانہ کی اطاعت ہے، جو قرآن کی صورت میں موجود ہے۔

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہے، جو آپ نے اپنی عملی زندگی سے اُمت کو دئے اور وہ احادیث اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی صورت میں محفوظ ہیں۔

وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ اس سے مراد بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں:

اهل الفقه و الدين و اهل طاعة الله الذين يعلمون الناس معاني دينهم ويأمرونهم بالمعروف وينهون عن المنكر فاوجب الله طاعتهم على العباد۔ (تفسیر الدر المنثور ۲/۱۷۶)

ترجمہ:- وہ حضرات ہیں جو فقہ اور دین کے ماننے والے ہیں اور اللہ کی اطاعت کرنے والے ہیں اور نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی اطاعت اپنے بندوں پر فرض کی ہے۔

(یہی تفسیر تقریباً تمام ہی مفسرین رحمہم اللہ نے بیان کی ہے)

خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت سے افسران مراد لینا صریحاً نصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔

عقیدہ پرویزی

رسول کا کام صرف اتنا تھا کہ وہ اللہ کا قانون انسانوں تک پہنچا دیں۔

(سلیم کے نام (پرویز 2/34، ادارہ طلوع اسلام کراچی)

جواب اویسی

یہ عقیدہ رکھنا بھی اہل سنت کے نزدیک کفر ہے، کیونکہ قرآن نے آپ کی بعثت کا جو مقصد بیان کیا ہے یہ عقیدہ کے اس کے بالکل خلاف ہے اور آپ ؟ کی بعثت کے تین مقاصد ہیں:

(O) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۔ (بقرہ ۱۲۹)

ترجمہ:- اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر

تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک مقصد یہ بیان کیا جارہا ہے کہ آپ کے ذمہ یہ بھی ہے کہ اللہ کی آیات کی تعلیم دیں، اس بات کو دوسرے مقامات پر بھی بیان کیا گیا ہے، مثلاً۔

(☆) إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللهُ ۔ (نساء ۱۰۵)

ترجمہ:- اے محبوب بے شک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو (ف) جس طرح تمہیں اللہ دکھائے۔ (کنزالایمان)

قرآن میں ایک مقام پر آپ کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

(○) وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللهِ ۔ (نساء ۶۴)

ترجمہ:- ہم نے رسول کو بھیجا اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے حکم سے۔

اسی وجہ سے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قال ابو حنیفة واصحابه من برء من محمد صلی الله علیه وآله وسلم او كذب به فهو مرتد۔ (درمختار ۱/۴۰)

ترجمہ:- امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب یہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزاری کا اظہار کرے یا آپ کو جھٹلائے تو وہ مرتد ہے۔

عقیدہ پرویزی

یہ عقیدہ کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کی اطاعت نہیں ہوگی۔

جواب اویسی

یہ عقیدہ بھی اہل سنت کے نزدیک حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کی بناء پر گمراہی

ہے۔کیونکہ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السّلام باوجود موتِ عادی طاری ہونے کے حیاتِ حقیقی (دُنیاوی زندگی کی طرح) کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں اور ان کے اجسامِ کریمہ صحیح وسالم رہتے ہیں۔

جیسا کہ ایک صحیح حدیث شریف میں ہے اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ

(مشکوۃ المصابیح کتاب الصلوۃ باب الجمعہ)

بے شک اللہ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم الصّلوۃ والسّلام کے اجسام کو کھائے۔اس لئے اللہ کا نبی زندہ ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔

مگر خوارج کی تحریک جب شروع ہوئی اہل ایمان کے عقائد صحیحہ پر انہوں ڈاکہ زنی کی انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا کہ معاذ اللہ حضور ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے جیسا کہ پرویزی نے لکھا کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کی اطاعت نہیں ہوگی۔نیز آپ کی رسالت ونبوت کا انکار ہونے کی وجہ سے کفر ہے،قرآن میں آپ کی اطاعت کا حکم ہے اور قرآن واحادیث میں آپ کی نبوت قیامت تک کے لئے بیان کی گئی ہے، اس لئے آپ کی اطاعت کا حکم بہت سی آیات میں دیا گیا ہے،ان میں سے چند یہ ہیں:

☆ مَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔(نساء۸۰)

ترجمہ:۔جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا (کنزالایمان)

☆وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (آل عمران۱۳۲)

ترجمہ:۔ اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو اس اُمید پر کہ تم رحم کئے جاؤ۔ (کنزالایمان)

☆یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ ○ (محمد۳۳)

ترجمہ:۔اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو

(کنزالایمان)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰه وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ○ (انفال۲۰)

ترجمہ:- اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور سن سنا کر اسے نہ پھرو (کنزالایمان)

یہ حکم احادیث میں بھی ہے کہ آپ کی اطاعت قیامت تک کے لئے ہوگی، آپ کی اطاعت کے بغیر نجات ممکن نہیں۔

☆عن ابی هريرة عنه قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آله و سلمكل امتی يدخلون الجنة الا من ابی قيل و من ابی قال من اطاعنی دخل الجنة و من عصانی فقد ابی۔ (بخاری وکذا فی مشکوٰۃ ۲۷)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کرے، عرض کیا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا (وہ جہنم میں داخل ہوگا)۔

عن مالك بن انس مرسلاً قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آله و سلم تركتُ فيكم امرين لن تضلّوا ما تمسكتم بهما كتاب اللّٰه و سنة رسوله۔ (مؤطا مالک :وکذا مشکوٰۃ ۳۱)

ترجمہ:- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اندر دو چیزیں میں چھوڑ رہا ہوں، جب تک تم اس پر عمل کرتے رہو گے تو گمراہ نہیں ہوگے: (☆) اللہ کی کتاب۔ (☆) اس کے رسول کی سنت (احادیث)۔

و عن جابر قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آله وسلم والذى نفسى بيده لو بدالكم موسىٰ فاتبعتموه و تركتمونى لضللتم عن سواء

السبیل و لو کان حیّا و ادرک نبوّتی لاتبعنی۔ (سنن داری وکذا مشکوٰۃ ۳۲)

ترجمہ:۔حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں اور تم ان کی اتباع کرنے لگو مجھ کو چھوڑ کر تو یقیناً تم گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر وہ زندہ ہوتے اور وہ میری نبوت کو پاتے تو وہ میری ہی اتباع کرتے۔

عقیدہ پریزوی

نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ اب لوگوں کو اپنے فیصلے خود کرنے ہوں گے۔

جواب اویسی

یہ مطلب ختم نبوت کا آج تک کسی نے بھی نہیں بتایا اور نہ ہی کسی نے سنا ہوگا کہ اب خود ہی فیصلے کرنے ہوں گے، بلکہ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آپ پر نبوت کا و رسالت ختم ہوگئی اور اب آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، آپ کی تعلیمات ہی اب قیامت تک رہنمائی کریں گی۔

اور یہ کہنا کہ رسول ﷺ کے بعد اب ہر ایک کو اپنا فیصلہ خود ہی کرنا ہوگا، یہ عقیدہ بھی آپ کی رسالت کا انکار ہے، آپ کی تباع قرآن مجید نے ہر زمانہ میں کرنے کا حکم دیا ہے، آپ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد جب بھی کوئی مسئلہ حضرات صحابہ کو پیش آیا تو انہوں نے سب سے پہلے آپ کی تعلیمات اور ارشادات ہی میں تلاش کر کے عمل کیا یا آپ کی تعلیمات پر قیاس کر کے عمل کیا، خود ہی فیصلے نہیں کئے۔

عقیدہ پرویزی

مرکز ملت تمام عبادات و معاملات کو زمانہ کے لحاظ سے جس طرح چاہے بدل سکتا ہے۔

جواب اویسی

یہ عقیدہ بھی صریح کفر ہے، مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ ؟ خاتم الانبیاء ہیں، قرآن کریم آخری کتاب ہے، دین وشریعت میں اب قیامت تک کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، خواہ حالات جیسے بھی ہوں، جیسے کہ ارشاد خداوندی ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللهِ الْإِسْلَامُ۔ (آل عمران ۱۹)

ترجمہ:- بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ (کنز الایمان)

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۞ (آل عمران ۸۵)

ترجمہ:- اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے (کنز الایمان)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ۔ (احزاب ۲۱)

ترجمہ:- بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے

اسی طرح متعدد احادیث سے بھی اور اجماع امت سے بھی یہی بات ثابت ہے کہ شریعت محمد ﷺ کی آخری شریعت ہے، اس میں قیامت تک کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

عقیدہ پرویزی

اللہ تعالیٰ کا (معاذ اللہ) کوئی خارج میں وجود نہیں ہے بلکہ اللہ ان صفات کا نام ہے جو انسان اپنے اندر تصور کرتا ہے۔ (معارف القرآن ۴/۴۲۰)

جواب اویسی

یہ عقیدہ رکھنا کہ (معاذ اللہ) اللہ کی کوئی ذات نہیں، یہ عقیدہ رکھنا بھی کھلا ہوا کفر ہے، قرآن واحادیث اور اجماع امت سب سے اس کا بطلاب ثابت ہے، قرآن کی ایک نہیں سیکڑوں آیات اللہ تعالیٰ کی صفات کو بیان کیا گیا ہے، مثلاً:

☆ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ٥ (بقرہ ۱۶۳)

ترجمہ:- اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔ (کنزالایمان)

☆ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ٥ (عنکبوت ۱۶)

ترجمہ:- اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند تو ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہاں اوندھے جاتے ہیں (کنزالایمان)

قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ٥ اللَّهُ الصَّمَدُ ٥ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ٥ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ٥ (سورہ اخلاص)

ترجمہ:- تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی (کنزالایمان)

عقیدہ پرویزی

آخرت سے مراد مستقبل ہے۔

جواب اویسی

یہ عقیدہ بھی قرآن واحادیث اور اجماع وقیاس سے باطل ہے، آخرت کا انکار کرنا بھی کفر ہے، آج تک امت کے علماء نے آخرت سے مرنے کے بعد والی زندگی

مراد لی ہے، اس کے خلاف مفہوم مراد لینا یہ خودساختہ قرآن واحادیث کی تاویل ہے، یہ قابل قبول نہیں ہوسکتی، قرآن میں متعدد مقامات پر آخرت کا تذکرہ ہے، مثلاً:

☆ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِی رَیْبٍ مِنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ۔ (حج ۵)

ترجمہ:- اے لوگو اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے (ف) پھر پانی کی بوند سے۔ (کنزالایمان)

☆ قَالَ مَنْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ٥ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْ اَنْشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ٥ (یٰسین ۷۸۔۷۸)

ترجمہ:- بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں۔ تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے۔ (کنزالایمان)

عقیدہ پروی

آدم علیہ السلام کا کوئی وجود نہیں یہ تو نام ہے نوع انسانی کا۔

(لغات القرآن:1/214)

جواب اویسی

یہ عقیدہ بھی اسلام کی رُو سے کفر ہے کہ اس کی وجہ سے قرآن کی بہت سی آیات اور وہ احادیث جن میں حضرت آدم علیہ السلام تذکرہ آیا ہے سب سے سب کا انکار لازم آتا ہے۔

قرآن مجید میں ایک دو جگہ نہیں متعدد مقامات پر حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے، مثلاً:

☆ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا۔ (بقرہ ۳۱)

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام (اشیاء) کے نام سکھائے' اسی طرح حدیث میں آتا ہے۔

○ انا سیدُ ولد آدم۔(مشکوٰۃ ۵۱۱)

ترجمہ:- میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔

○ أَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ۔ (مشکوٰۃ ۵۱۳)

ترجمہ:- میں قیامت کے حمد کا جھنڈا اٹھایا ہوا ہوں گا اور حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ سب اس کے نیچے ہوں گے۔

اسی طرح عقائد کی کتابوں میں درج ہے، مثلاً:

بقوله لا اعلم ان آدم علیه السلام نبیٌّ او لا ۔(بحرالرائق ۵/۱۳۰)

ترجمہ:- اس کو کافر کہا جائے گا جو یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے یا نہیں۔

○ اول الانبیاء آدم و آخرهم محمد صلی الله علیه وسلم، اما نبوة آدم علیه السلام فبالکتاب الدال علی انه قد امر و نُهی ...... کذا السنة و الاجماع فانکار نبوته علی ما نقل عن البعض یکون کفراً۔ (شرح عقائد ۱۲۵)

ترجمہ:- سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری نبی محمد ہیں، حضرت آدم علیہ السلام کے نبوت کا ثبوت قرآن مجید سے ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اوامر ونواہی کے احکامات دئے گئے تھے۔ اسی طرح سنت اور اجماع سے بھی حضرت آدم علیہ السلام کی نبوت ثابت ہے، اس کا انکار کرنا جیسے کہ بعض لوگ کرتے ہیں یہ کفر ہے۔

عقیدہ پرویزی

آپ کا قرآنِ مجید کے سواء کوئی معجزہ نہیں ہے۔

(سلیم کے نام خط: 3/36۔ 3/91۔ معارف القرآن: 731)

جواب اویسی

علماء فرماتے ہیں کہ معجزات کا انکار بھی قرآن کی آیات کا انکار ہے، اس لئے یہ بھی کفر ہے، عقائد کی کتابوں میں نبی کریم کے تین قسم کے معجزات کو بیان کیا گیا ہے۔

ایک قرآن مجید، دوسرے آپ کی پیغمبرانہ زندگی، تیسرے وہ معجزات جو کہ خوارق عادت ہوتے ہیں، مثلاً چاند کے دو ٹکڑے ہو جانا، تھوڑا کھانا زیادہ کو کافی ہو جانا، کنکریوں کی تسبیح کا لوگوں کو سنانا، تھوڑا سا پانی بہت زیادہ ہو جانا۔

(اتحاف شرح احیاء العلوم ۲/۲۰۳)

بعض ان میں سے قرآن کی آیات یا احادیث متواترہ سے ثابت ہیں، اس لئے اس کا انکار بھی کفر ہوگا۔ (المسامرۃ، عقائد الاسلام)

عقیدہ پرویزی

نماز تو نام ہے معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا جن پر ربوبیت نوعِ انسانی کی عمارت استوار ہو۔

جواب اویسی

یہ عقیدہ رکھنا نماز کے بارے میں یہ بھی سراسر کفر ہے، کیونکہ نماز کا مفہوم عہدِ رسالت ﷺ میں اور آج تک متواتر طریقہ سے وہ ہے جس میں قیام، قراءت، رکوع، سجدہ، قعدہ وغیرہ ہو، اس سلسلہ میں صاحب نسیم الریاض فرماتے ہیں:

ولا ترتاب بذٰلك بعد و المرتاب فی ذٰلك المعلوم من الدين

بالضرورة و المنكر لذالك بعد البحث عنه و صحبة المسلمين كافراً بالاتفاق۔(نسیم الریاض ۴/۵۵۳)

ترجمہ:۔نماز کے معروف ومشہور طریقہ کا انکار یا اس میں شک نہیں کرنا چاہئے اور جو شخص شک کرے وہ امور جو ضروریات دین میں سے ہیں اس کو علم بھی ہو اور پھر وہ مسلمانوں کے ساتھ رہنے کے باوجود اس کا انکار کرے تو وہ بالاتفاق کافر ہے۔

عقیدہ پرویزی

آپ کے زمانہ میں نماز دو وقت میں تھی (فجر وعشاء)۔(لغات القرآن)

جواب اویسی

یہ بھی بالکل جھوٹ ہے، پانچ وقت کی نماز کے اوقات متواتر ہیں، اس کا انکار بھی علمائے عقائد کے نزدیک کفر ہے، یہی عقیدہ کسی زمانہ میں اہلِ خوارج کا تھا، ان کو بھی علماء نے کافر کہا ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وكذالك على كفر من قال من الخوارج ان الصلوٰة الواجبة طرفى النهار فقط و المراد بطرفى النهار اوله و آخره۔(نسیم الریاض: ۴/۵۵۰)

ترجمہ:۔اسی طرح اجماع ہے ان خوارج کے کفر پر جو یہ کہتے ہیں کہ نماز صرف دن کے دونوں سروں پر فرض ہے، یعنی دن کے ابتداء اور انتہاء میں۔

عقیدہ پرویزی

زکوٰۃ تو نام ٹیکس کا جو اسلامی حکومت مسلمانوں سے لیتی ہے۔

جواب اویسی

یہ عقیدہ رکھنا بھی کفر ہے، کیونکہ زکوٰۃ قرآن واحادیث، اجماع وقیاس تمام ہی

ادلہ سے ثابت ہے، مثلاً قرآن کریم میں آتا ہے:

☆و اقیموا الصلوۃ و اٰتوا الزکوٰۃ۔

قرآن میں متعدد مقامات پر آیا ہے:

ترجمہ:-نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا۔(توبہ۱۰۳)

ترجمہ:-اے محبوب ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو

اسی طرح متعدد احادیث سے اس کا ثبوت ہے:

اس لئے علماء فرماتے ہیں زکوۃ کا ادا کرنا فرض ہے، اس کا ادا نہ کرنا فسق ہے اور انکار کرنا کفر ہے۔(فتح الملہم:۱/۲۱۔بذل المجہود:۱/۲۱۔تعلیق الصبیح:۲/۲۷۵وغیرہم)

منکرین زکوٰۃ کے ساتھ جہاد فرض ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت میں منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کے اہم واقعات تاریخ کا حصہ ہیں۔

عقیدہ پرویزی

آج کل زکوٰۃ نہیں ہے، کیونکہ ٹیکس ادا کردیا جاتا ہے تو اب زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔(نظام ربوبیت)

جواب اویسی

یہ عقیدہ رکھنا کہ ٹیکس کی موجودگی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے، یہ بھی کفر ہے، کیونکہ زکوٰۃ کا حکم ہر مسلمان کے لئے قیامت تک کے لئے ہے، جو قرآن میں بار بار ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور جن کو زکوٰۃ ادا کرنی ہے وہ بھی قرآن میں متعین کردیے گئے ہیں:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا۔(توبہ۶۰)

ترجمہ:-زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل

کر کے لائیں۔(کنزالایمان)

تو یہ کہنا کہ زکوٰۃ واجب نہیں ہے، یہ قرآن وحدیث اور اجماع سب کے خلاف ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔

عقیدہ پرویزی

حج نام ہے عالمِ اسلامی کی عالمی کانفرنس کا۔(لغات القرآن)

جواب اویسی

یہ عقیدہ رکھنا بھی قرآن واحادیث، اجماع اور قیاس کے خلاف ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ○ (آل عمران ۹۷)

ترجمہ:- اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔(کنزالایمان)

○ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۔(بقرہ۱۹۶)

ترجمہ:- اور حج اور عمرہ اللہ کیلئے پورا کرو

احادیث کی ہر کتاب میں حج کے سلسلہ میں متعدد احادیث مروی ہیں۔

حج کا ادا نہ کرنا فرض ہونے کے باوجود فسق ہے اور اس کا انکار کرنا بالاتفاق کفر ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و كذالك يحكم بكفره ان انكر مكة او البيت او المسجد الحرام او انكر صفة الحج التي ذكها الفقهاء و من واجباته و اركانه و نحوها او

قال الحج واجب فی القرآن و استقبال القبلة و کذلك و لکن کونه ای المذکور منالحج و الاستقبال علی هذه الهیئة المتعارفة شرعاً عند سائر الناس و ان تلك المعروفة هی حکم و البیت والمسجد الحرام لا ادری۔(نسیم الریاض)

ترجمہ:۔اوراسی طرح اگر کسی شخص نے مکہ یا بیت اللہ یا مسجد حرام کا انکار کیا یا حج کے کسی ایسے طریقہ کا انکار کیا جس کو فقہاء نے واجبات حج یا ارکان حج وغیرہ میں ذکر کیا ہے یا یوں کہا کہ حج قرآن میں فرض ہے اور اسی طرح قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی لیکن شریعت کی اس مشہور کو جو لوگوں نے راسخ ہے اور اسی مشہور مقام کو جو کہ مکہ بیت اللہ اور مسجد حرام ہے میں نہیں جانتا۔

آگے چل کر فرماتے ہیں:

فهذا القائل و مثله من یشك فی معانی النصوص المتواترة لا مریة فی تکفیره ای المکة بکفره لانکاره ما علم من الدین بالضرورة و ابطاله الشرع و تکذیبه لله و رسوله۔(نسیم الریاض ۴/۵۵۳)

ترجمہ:۔اس طرح کہنے والا اور وہ شخص جو کہ نصوص کے ان معانی میں شک کرتا ہو کہ جو متواتر ہیں اس کے کفر میں کوئی شک کرتا ہے تو اس کے بھی کفر میں کچھ شک نہیں، کیونکہ وہ ضروریات دین کا منکر ہے اور شریعت کا ابطال کرنے والا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلاتا ہے (اس لئے ایسا شخص کافر ہوگا)۔

عقیدہ پرویزی

قربانی تو صرف عالمی کانفرنس میں شرکاء کے کھلانے کے لئے تھی باقی قربانی کا حکم کہیں نہیں۔(رسالہ قربانی:۔قرآنی فیصلے)

جواب اویسی

قربانی یہ بھی اسلام کی اصل عبادات میں سے ہے خود قرآن میں اس کا حکم موجود ہے، مثلاً:

☆قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(انعام ۱۶۲)

ترجمہ:-تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا۔(کنزالایمان)

☆ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝

ترجمہ:-تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

ایک دو نہیں متعدد احادیث میں قربانی کا ذکر آیا ہے، نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ قربانی فرمائی اور آج تک اس کا تسلسل چل رہا ہے کوئی بھی اس کا انکار یا تاویل نہیں کر سکا۔

اسی وجہ سے علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و یکفر بانکارہ اصل الوتر و الاضحیۃ۔(بحرالرائق:۵/۱۳۱)

ترجمہ:-اور وہ شخص جو وتر یا قربانی کا انکار کرے کافر ہو جائے گا۔

عقیدہ پرویزی

قرآن کی روح سے سارے مسلمان کافر ہوتے، موجودہ زمانہ میں کے مسلمان برہمو سماجی مسلمان ہیں۔(سلیم کے نام واں خط)

جواب اویسی

مسلمانوں کو کافر کہنا اس کی احادیث میں سختی سے ممانعت وارد ہوئی ہے، علماء فرماتے ہیں مسلمان کو کافر کہنے سے وہ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

عقیدہ پرویزی

صرف چار چیزیں حرام ہیں (☆) بہتا ہوا خون (☆) خنزیر کا خون (☆) غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں (☆) مردار۔

جواب اویسی

یہ عقیدہ بھی قرآن واحادیث واجماع وغیرہ کے خلاف ہے، کیونکہ قرآن میں کئی چیزوں کو حرام فرمایا گیا ہے، مثلاً:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ ۔ (مائدہ۳)

تم پر حرام ہے مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلہ گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو۔

اسی طرح حدیث میں چیر پھاڑ کرنے والے جانوروں کے کھانے سے منع فرمایا گیا ہے، جیسے کہ شیر بھیڑیا وغیرہ۔

اس کے علاوہ فقہاء نے بہت سی چیزوں کو حرام کہا ہے۔

عقیدہ پرویزی

جنت اور جہنم کی بھی کوئی حقیقت نہیں، جو صرف انسانی ذات کی کیفیات کے یہ نام ہیں۔ (لغات القرآن: ر، ادارہ طلوع اسلام لاہور)

جواب اویسی

جنت اور جہنم کا وجود قرآن مجید کی ایک دو نہیں سیکڑوں آیات سے ثابت ہے، اسی طرح احادیث نبوی ﷺ میں بکثرت اس کا ذکر میں بکثرت اس کا ذکر ہے، تو اس کا

انکار بھی قرآن وحدیث کا انکار ہونے کی وجہ سے کفر ہوگا۔ مثلاً

جہنم کے بارے میں آیات:

☆قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ○(زمر۷۲)

ترجمہ:- فرمایا جائے گا جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی بُرا ٹھکانا متکبروں کا۔

☆إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ○(فرقان۶۶)

ترجمہ:- بیشک جہنم بہت بُری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بُری جگہ ہے رہنے کی۔

جنت کے بارے میں آیات:

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۔(یٰسین۲۶)

ترجمہ:- کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۔(زمر۷۳)

ترجمہ:- اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں (ف) گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی۔

جہنم اور جنت کے بارے میں تمام عقائد کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے:

ان الجنة و النار مخلوقتان۔(شرح عقائد نسفی)

ترجمہ:- بیشک جنت اور جہنم پیدا ہو چکے ہیں۔

اور تمام جسمانی اور روحانی لذتیں اور راحتیں اہل جنت کو میسر ہوں گی اور تمام جسمانی اور روحانی ایذائیں اہل جہنم کو حاصل ہوں گی۔

عقائد اسلام

اس عقیدہ کے بارے میں علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و کذٰلک نکفر من انکر الجنة و النار نفسهما او محلّهما۔

(نسیم الریاض ۵۵۵/۴)

ترجمہ:- اور اسی طرح ہم اس کو بھی کافر کہیں گے جو جنت اور جہنم کا انکار کرے یا ان کے مقامات کا انکار کرے

یہ تو پرویزوں کے عقائد باطلہ ان کے جوابات فقیر قرآن حدیث کی روشنی میں عرض کردیے ہیں۔ اب ہماری طرف سے بھی چند سوالات ہیں ملاحظہ ہوں

منکرین حدیث پرویزیوں سے کچھ سوالات

آپ احادیث کے ذخیرہ کو عجمی افراد کی کارستانی بتاتے ہوئے آپ امام بخاری کو ایرانی بتاتے ہیں، حالاں کہ وہ ایرانی نہیں، بخارا کے باشندے تھے، اگر عجمی ہونا جرم ہے تو آپ کے پرویز سمیت تمام ہندوستانی اکابر بھی ماشاء اللہ عجمی ہی ہیں، پرویز کی تو 'پ' پکار پکار کر ان کے عجمی ہونے کا اعلان کر رہی ہے یہ حرف تو عربی حروف میں موجود ہی نہیں۔ اب یہ بتائیے کہ عجمی بخاری کی بات ماننا گمراہی کیوں ہے اور آپ جیسے عجمیوں کی بات ماننا اسلام کیوں؟

آپ ہی بتائیے جن محدثین کی مادری زبان عربی تھی اور ان کی زندگیاں عربوں ہی کے درمیان گزریں، وہ تو بقول آپ کے حدیثیں اکٹھا کرنے کے جرم میں عجمی سازش کے آلہ کار ٹھہرے، لیکن ایک عجمی غلام احمد پرویز جو ساری زندگی زبان عرب سے بھی محروم رہا اور ماحول عرب سے بھی محروم رہا، وہ کیسے مقتدا اور پیشوا بنا دیا گیا؟ کہیں اس کا ظہور اور دعویٰ ہی عجمی سازش تو نہیں؟

عجیب بات یہ ہے کہ صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے مسلمانوں کا اجماع اور عمل تو آپ کے نزدیک حجت اور درست نہیں اور نہ ہی ان کی اطاعت جائز ہے، چودہویں صدی کے منکرین فقہ وحدیث کی تقلید آپ کے لیے کس وحی کی رو سے جائز ہو گئی؟

نماز کے طریقہ، رکعتوں، فرائض وواجبات کی تعداد کا ذکر قرآن مجید میں نہیں، ان کی تعداد کون اور کیسے مقرر کریں گا؟

یہ تو انصاف نہیں کہ زکوٰۃ کی شرح میں تو کمی بیشی کی جاتی رہے اور بے چاری نماز اپنے پرانے طریقے پر رہ جائے۔ کیا آپ یہ حکم دیں گے کہ فارغ مولوی یا صوفی تو فجر کی نماز بیس رکعت فرض پڑھا کریں اور ملازم پیشہ لوگ سائیکل چلاتے ہوئے ہی اشارے سے رکوع سجدہ کرلیا کریں تو ان کی نماز ہو جائے گی؟

آپ کہتے ہیں کہ زکوٰۃ صرف اسلامی حکومت کو ہی ادا کی جاسکتی ہے، موجودہ حکومتوں کو آپ اسلامی حکومتیں نہیں مانتے۔ اس صورت میں زکوٰۃ کس کو ادا کی جائے؟

آخر میں حدیث وسنّت کے بارے میں قرآن مجید سے صرف دو چار آیات فقیر پیش کرتا ہے نقل کی۔

وانزل الله عليك الكتب والحكمة۔

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قرآن اور حکمت نازل فرمائی۔

بتایئے حکمت کو کتاب (قرآن) سے الگ کیوں بیان کیا گیا؟ حکمت سے سنت یا حدیث مراد لینا کیوں درست نہیں؟

يا ايها الذين آمنوا لا تقدموا بين يدى الله ورسوله۔

'اے مومنو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے حکم سے سرتابی نہ کرو'

رسول ﷺ کے حکم کو حدیث کہنا کون سا گناہ ہے؟

منکرین حدیث سے کچھ سوالات؟؟

منکرین حدیث مع فرقہ پرویزی جو کہتے ہیں کہ قرآن پاک کے ہوتے حدیث کی ضرورت نہیں اس فقیر چند سوالات کرتا ہے وہ دیانتداری سے جواب دیں۔

سوال نمبر 1 قرآن مجید کی جو 114 سورتیں ہیں ان سورتوں کے نام کس نے

رکھے ہیں کیا قرآن نے خود ان سورتوں کے نام رکھے ہیں؟ اگر یہ نام قرآن نے رکھے ہیں تو کس پارے میں یہ نام موجود ہیں؟ یا یہ نام رسول اللہ ﷺ نے رکھے ہیں؟ اگر یہ نام رسول اللہ ﷺ نے رکھے ہیں تو کیا آپ ﷺ کے پاس اختیار تھا کہ اللہ نے بغیر نام کے سورتوں کو نازل کیا اور آپ نے اُن کے نام رکھ دیئے؟ یا پھر اللہ کے حکم سے رسول اللہ ﷺ نے رکھے ہیں؟

سوال نمبر 2۔ قرآن مجید میں 15 مقامات پر (آیت سجدہ پڑھ کر) سجدہ کرنے کا حکم ہے کیا یہ حکم قرآن میں موجود ہے یا یہ حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے؟

سوال نمبر 3۔ قرآن مجید کی ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوتی ہے سوائے سورۂ توبہ کے۔ سورۃ انفال اور سورۂ توبہ کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ہے۔ یہ کس نے بتایا کہ اب سورۃ توبہ شروع ہوگئی؟ یہ بات قرآن میں موجود ہے یا پھر رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ سورۃ انفال کے بعد بغیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے سورۂ توبہ شروع ہوتی ہے۔ تو کیا رسول اللہ ﷺ کا اِرشاد دین ثابت نہیں ہوتا؟

سوال نمبر 4۔ کیا قرآن نے حروف مقطعات کے معنی بیان کئے ہیں؟ اگر کئے ہیں تو کس سورت میں بیان کئے ہیں؟ اور اگر قرآن اس پر خاموش ہے تو کیا قرآن نے اس کی وجہ بتائی ہے؟

سوال نمبر 5۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سورۂ بقرہ 106:)

جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے (کنزالایمان)

؟ اس آیت قرآنی میں اللہ نے بتایا ہے کہ ہم جس آیت کو چاہیں منسوخ کر دیں۔ کیا قرآنی آیات منسوخ بھی ہوتی ہیں؟ آیات کی منسوخی کے لئے کوئی آیت نازل ہوئی ہے کہ فلاں آیت اب منسوخ ہے یا پھر رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ فلاں

آیت اب منسوخ ہے؟ اگر احادیث سے پتہ چلا کہ فلاں آیت منسوخ ہے تو پھر یقیناً یہ کہنا پڑے گا اور ماننا پڑے گا کہ جس طرح قرآن حجت اور دین ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد دین اور حجت ہے۔

سوال نمبر 6۔ وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔

وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ وَ لِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (بقرہ149۔150)

اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔ اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو کہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے مگر جو ان میں ناانصافی کریں تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور یہ اس لئے ہے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور کسی طرح تم ہدایت پاؤ۔ (کنزالایمان)

اِن آیات میں قرآنِ کریم نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم جب بھی جہاں پر بھی ہوں ہر حال میں ہر وقت اپنے چہرے مسجد الحرام کی طرف کرلیں۔ بتائیں اس آیت پر عمل کیسے ہوگا؟ دنیا میں کون ہے جو اس حکم پر عمل کر سکے؟ جب تک احادیث کو تسلیم نہیں کیا جائے گا جب تک اس حکم پر عمل ممکن ہی نہیں۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حکم صرف حالت نماز کیلئے ہے۔ اب بتایئے کیا احادیث دین نہیں؟

سوال نمبر 7۔ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَ تَزَوَّدُوْا

فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَ اتَّقُوْنِ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ۔ (سورۂ بقرہ آیت نمبر 197)

حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حج کے مہینے معلوم ہیں۔ اشھر جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جو کہ کم از کم 3 کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اب آپ قرآن سے بتایئے کہ حج کے کون کون سے مہینے ہیں؟ یا پھر اس آیت کو سمجھنے کے لئے بھی حدیث کی ضرورت ہے؟ تو پھر ماننا پڑے گا کہ احادیث بھی قرآن کی طرح دین کا حصہ ہیں۔

سوال نمبر 8۔ وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

(سورۂ بقرہ آیت نمبر 234)

اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر مؤاخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں اللہ رب العزت نے بتایا کہ جو عورتیں ایام عدت میں ہوں یعنی جن کے شوہر انتقال کر جائیں وہ 4 مہینے اور دس انتظار کریں۔ اب قرآن سے بتایئے کہ یہ دس کیا ہیں؟ چار مہینے اور دس دن؟ چار مہینے اور دس ہفتے؟ چار مہینے اور دس عشرے؟ چار مہینے اور دس سال؟ کیا قرآن نے اس کی وضاحت کی ہے؟

سوال نمبر 9۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي

الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا

(سورۃ النساء آیت نمبر 59)

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اُسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ وقیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔ (کنزالایمان)

قرآن نے کہا: اگر تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اگر تم اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو۔ اب ہم اس آیت پر عمل کیسے کریں کہ اپنے اختلافات کے حل کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کریں؟ اللہ کی طرف رجوع کا مطلب قرآن کی طرف رجوع ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کا مطلب کیا احادیث کی طرف رجوع نہیں؟ ثابت ہوا کہ حدیث بھی قرآن کی طرح حجت ہے۔

سوال نمبر 10۔ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

اور (اے محمد ﷺ!) ہم نے تم کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا نِالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

(سورۂ اعراف 158)

تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور

اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور انکی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔ (کنز الایمان)

ان دونوں آیات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو تمام لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ پہلے کسی نبی کو کسی خاص بستی کی طرف، کسی شہر کی طرف یا کسی قوم کی طرف بھیجا جاتا۔ رسول اللہ ﷺ کو تمام انسانیت کے لئے رسول بنا کر بھیجا اب قیامت تک کوئی اور نیا رسول نہیں آئے گا بلکہ تمام لوگوں کے لئے محمد ﷺ رسول ہیں۔ تو کیا رسول ماننے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے راستے اور طریقے کے لئے کیا احادیث کی ضرورت ہوگی؟ یقیناً ہوگی۔ پھر ماننا پڑے گا کہ احادیث پر عمل کرنا لازمی اور ضروری ہے۔

سوال نمبر 11۔ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (النساء ۶۵)

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں (کنز الایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو دل سے تسلیم نہ کرے اور آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لے وہ مومن نہیں۔ اب بتائیں اللہ قسم کھا کر اس بات کی نفی کر رہا کہ وہ مومن نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لے اور آپ کے فیصلے پر دل سے راضی نہ ہو جائے؟ رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ کہاں ملے گا؟ احادیث میں ملے گا۔ اس آیت کی روشنی میں بھی ہم کو ماننا پڑے گا کہ احادیث دین ہیں۔

سوال نمبر 12۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (سورۃ النساء 80)

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا (کنزالایمان)

اللہ رب العزت نے فرمایا: جس نے رسول ﷺ کی پیروی کی اُس نے اللہ کی پیروی کی۔ اب بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہم کس طرح کریں گے؟ یقیناً احادیث کے ذریعے۔ تو مان لیں کہ احادیث دین کا لازمی جز ہیں۔

سوال نمبر 13۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(سورۂ مائدہ 6)

اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اور اگر تم بیمار یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہرے دھو لو اپنے ہاتھ دھو لو اور اپنے پاؤں دھو لو اور سر پر مسح کر لو (یعنی وضو کر لو) (کیا آپ اسی ترتیب

سے وضو کرتے ہیں کہ پہلے منہ دھویا پھر ہاتھ دھوئے وغیرہ)۔اب ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا وضو توڑنے والی بھی کوئی چیز یا کوئی عمل ہے جو قرآن سے ثابت ہو؟ یا صرف ایک بار ہی وضو کر لینا کافی ہے؟ قرآن سے جواب دیں۔

سوال نمبر 14۔ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 173)

اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(کنزالایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مرا ہوا جانور، خنزیر، خون اور جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے وہ حرام قرار دیا ہے۔ آج تقریباً سب لوگ مچھلی کھاتے ہیں جو کہ پانی سے نکلنے کے بعد فوراً مر جاتی ہے۔ اگر صرف قرآن ہی حجت ہے تو بتایئے کہ مچھلی حلال ہے یا حرام؟ اگر یہ کہا جائے کہ سمندری جانور حلال ہے تو سمندری جانور جو زندہ ہو وہ حلال ہے یا سمندری مرا ہوا جانور بھی حلال ہے؟ (اور اگر احادیث کو تسلیم کر لیا جائے تو صحیح بخاری سے پتہ چلتا ہے کہ مری ہوئی مچھلی حلال ہے)۔

سوال نمبر 15۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (سورۂ بقرہ ۶)

بیشک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ کافر ہیں آپ اُن کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اس آیت کی روشنی میں بتائیں کہ کفار کو ہم نصیحت

کریں یا نہ کریں کیا وہ ایمان لائیں گے؟ اگر کوئی کفر کرنے والا مسلم ہونا چاہے تو اس آیت کی روشنی میں ہم اُس کو کیا کہیں؟ یا اس آیت کو سمجھنے کے لئے احادیث کی طرف رجوع کریں؟

سوال نمبر 16۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَ يَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ‌ۚ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدِ افۡتَـرٰۤى اِثۡمًا عَظِيۡمًا

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھرایا اُس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا (کنزالایمان) (سورۃ النساء 48)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا اِرشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک معاف نہیں کرے گا۔ کیا اس آیت کی روشنی میں مشرک کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ یا اس آیت کو حدیث کی روشنی میں سمجھنا پڑے گا؟

سوال نمبر 17۔ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِىۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطۡعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ مَيۡتَةً اَوۡ دَمًا مَّسۡفُوۡحًا اَوۡ لَحۡمَ خِنۡزِيۡرٍ فَاِنَّهٗ رِجۡسٌ اَوۡ فِسۡقًا اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ‌ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (سورۃ انعام 145)

تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مُردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ فرما دیجئے کہ میں ان چیزوں کے سوا کسی چیز کو حرام نہیں پاتا۔ اب بتائیں کیا صرف یہ چار چیزیں حرام ہیں اور کتے، بلی،

گدھے اور چیل وغیرہ باقی سب حلال ہیں؟ یا اس آیت کو حدیث کی روشنی میں سمجھنا پڑے گا؟

سوال نمبر 18۔ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه وَ لَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ (سورۂ توبہ 29)

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر (ف) اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے (ف) اور سچے دین (ف) کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔ (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اُن لوگوں کو قتل کرو جو اللہ کے حرام کو حرام نہیں مانتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرام کو حرام نہیں مانتے۔ اللہ کا حرام تو قرآن سے ثابت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حرام کیا ہے؟ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہو؟ ماننا پڑے گا کہ احادیث بھی دین ہیں۔

سوال نمبر 19۔ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَکُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّةً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ کَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ (سورۂ توبہ 36)

بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان وزمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

اس آیت میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں مہینوں کی تعداد

12 ہے اور چار حرمت والے مہینے ہیں۔ اب بتائیں کتاب اللہ میں 12 مہینے کون کون سے ہیں؟ اور چار حرمت والے مہینے کون کون سے ہیں؟ نیز کتاب اللہ سے مراد اللہ کی وحی ہے جو کہ قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ مزید فرمایا کہ

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَہٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوْنَہٗ عَامًا لِّیُوَاطِئُوْا عِدَّۃَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰہُ زُیِّنَ لَھُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِھِمْ وَ اللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ۔ (سورۃ توبہ 37)

ان کا مہینے پیچھے ہٹانا نہیں مگر اور کفر میں بڑھنا اس سے کافر بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں کہ اس گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام فرمائی اور اللہ کے حرام کئے ہوئے حلال کرلیں ان کے برے کام ان کی آنکھوں میں بھلے لگتے ہیں اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔

(کنز الایمان)

مہینوں کا آگے پیچھے کر لینا کفر میں زیادتی ہے۔ تو کیا صرف قرآن سے حرمت والے مہینے ثابت ہیں؟

سوال نمبر 20۔ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰٓی اِلَیْہِ اَبَوَیْہِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ وَ رَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا وَ قَالَ یٰٓاَبَتِ ھٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَھَا رَبِّیْ حَقًّا وَ قَدْ اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِکُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ۔

(سورۃ یوسف 99-100)

پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر میں داخل ہو اللہ چاہے تو امان کے ساتھ۔ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لئے سجدے میں گرے اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے

پہلے خواب کی تعبیر ہے بیشک اُسے میرے رب نے سچا کیا اور بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں نا چاقی کرادی تھی بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے بیشک وہی علم وحکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

اس آیت سے پتہ چلا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ اس آیت کی روشنی میں کوئی شخص اپنے بیٹے کو سجدہ کرسکتا ہے؟ کیا غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز ہے؟ یا ہم احادیث کی روشنی میں اس آیت کو سمجھیں گے؟۔

سوال نمبر 21۔ وَ اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ وَ مَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ وَ نُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا (سورۃ بنی اسرائیل 60:)

اور جب ہم نے تم سے فرمایا کہ سب لوگ تمہارے رب کے قابو میں ہیں اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو اور وہ پیڑ جس پر قرآن میں لعنت ہے (ف) اور ہم انہیں ڈراتے ہیں (ف) تو انھیں نہیں بڑھتی مگر بڑی سرکشی (کنزالایمان)

اس آیت میں ایک درخت کا ذکر ہے جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے۔ بتائیں قرآن کی 114 سورتوں میں سے اُس درخت کا نام کس سورت میں ہے جس پر لعنت کی گئی ہے؟ لعنت کے الفاظ کہاں ہیں یا اس آیت کو احادیث کے حوالے سے سمجھیں گے؟

سوال نمبر 22۔ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (سورۃ الم سجدہ 23)

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو اور ہم

نے اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تم اُن سے ملاقات میں شک نہ کرنا۔ اب بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کب اور کہاں ہوئی تھی؟ اور اگر احادیث کو تسلیم کر لیا جائے تو واقعہ معراج اس ملاقات کو ثابت کر دیتا ہے۔ ماننا پڑے گا کہ احادیث قرآن کی تفسیر ہیں۔

سوال نمبر 23۔ وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ o وَ قَالُوْٓا ءَ اٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ o اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ o وَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ o وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ o (سورۂ زخرف 57 تا 61)

اور جب ابنِ مریم کی مثال بیان کی جائے جبھی تمہاری قوم اس سے ہنسنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ انہوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق جھگڑے کو بلکہ وہ ہیں جھگڑالو لوگ وہ تو نہیں مگر ایک بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کے لئے عجیب نمونہ بنایا اور اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہارے بدلے فرشتے بساتے اور بیشک عیسیٰ قیامت کی خبر ہے تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا یہ سیدھی راہ ہے۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی نشانی ہے۔ اس نشانی سے کیا مراد ہے؟ نشانی تو آنے والی چیز کو کہا جاتا ہے۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام قربِ قیامت میں آئیں گے؟ جبکہ انکارِ احادیث کرنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا غلط خیال کرتے ہیں۔

سوال نمبر 24۔ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۂ احزاب 56)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو (کنزالایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ نبی ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں۔ کیا قرآن نے صلوٰۃ وسلام کا طریقہ بتایا؟ کب بھیجیں، نماز میں؟ دُعا میں؟ یا عام حالات میں؟ کن الفاظ سے بھیجیں؟ بغیر احادیث کے ہم قرآن پر عمل کیسے کریں؟

سوال نمبر 25۔ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (سورۃ النساء 113)

اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ ہم نے کتاب اور حکمت نازل فرمائی۔ کتاب سے مراد اگر قرآن ہے تو حکمت کیا ہے؟ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے ذکر نازل کیا (سورۂ نحل 44)۔ (سورۂ حجر 9) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ذکر نازل کیا اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی۔ بتائیں اس ذکر سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 26۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ○ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ○ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ○ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ○ (مکمل سورۂ فیل)

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔ کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا۔ اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں کہ انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے۔ تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی۔ (کنزالایمان)

یہ ہاتھی والے کون تھے؟ ان کا جرم کیا تھا؟ قرآن نے اُن کا قصور بتایا ہے؟ قرآن سے جواب دیں؟

سوال نمبر 27۔ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ۔ (سورۂ حشر 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لئے کہ فاسقوں کو رسوا کرے۔ (کنز الایمان)

یہ اللہ کا حکم کس آیت میں موجود ہے؟

سوال نمبر 28۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ (سورۂ کوثر)

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تم کو کوثر عطا کی۔ بتائیں کہ کوثر کیا ہے؟ جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو عطا کی۔ کیا کسی عورت کا نام ہے یا یہ کوئی اور چیز ہے؟۔ قرآن مجید سے جواب دو یا پھر حدیث کا انکار چھوڑ دو۔

فقیر اویسی غفرلہٗ نے منکرین حدیث پرویزی فرقہ کو یہ چند آیات بطورِ سوالات لکھ کر چیلنج کرتا ہے کہ قرآن سے ان کے جوابات دو ورنہ احادیث مبارکہ کا انکار کرنا چھوڑ دو؟ مگر قیامت تک ان سے کوئی جواب نہیں بن سکتا۔ اہل اسلام ان کے دام فریب میں نہ آئیں یہ فرقہ ایمان کا ڈاکو ہے۔ اس سے بچنے کی تاکید غیب داں لجپال نبی کریم ﷺ نے صدیوں پہلے ارشاد فرما دی ہے۔

منکرین حدیث کے متعلق نبی کریم ﷺ کا فرمان

ترجمہ:۔ حضرت مقدام ابن معدی کرب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو کہ مجھے قرآن بھی دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کا مثل بھی۔ خبردار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنی مسہری پر کہے کہ صرف قرآن کو تھام لو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو حالانکہ رسول اللہ کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام

ہے جیسا کہ اللہ کا حرام فرمودہ دیکھو تمہارے لیے نہ تو پلاؤ گدھا حلال ہے اور نہ کوکیلی والا درندہ جانور نہ عہد والے کافر کی گمی ہوئی چیز مگر جب اس کا مالک اس سے لاپرواہ ہو جائے اور جو کسی قوم کے پاس مہمان جائے ان پر اس کی مہمانی ہے اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی بقدر ان سے وصول کرلے اسے ابوداؤد نے روایت کیا دارمی نے بھی اسی طرح اور ابن ماجہ نے حرم اللہ تک۔ (رواہ ابوداؤد' دارمی' ابن ماجہ' مشکوۃ)

شرح

حدیث شریف جو قرآن کی طرح وحی الٰہی ہے اور اسی کی طرح واجب الاتباع۔

اس حدیث کی تائید قرآن شریف کی اس آیت سے ہے": وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ کتاب تو قرآن حکیم ہے اور حکمت حدیث شریف۔ یاد رہے کہ قرآن شریف کی عبارت بھی وحی ہے اور مضامین بھی مگر حدیث شریف کا مضمون وحی ہے الفاظ حضور ﷺ کے اپنے اسی لیئے الفاظ حدیث پر قرآن کے احکام جاری نہیں کہ اس کی تلاوت نماز میں نہیں ہوسکتی، بے وضو اسے چھوسکتا ہے۔ اسی لیئے قرآن کو وحی متلو کہتے ہیں اور حدیث کو غیر متلو۔ مرقاۃ میں ہے کہ حضرت جبریل امین حدیث کو بھی لیکر اُترتے تھے، اس کی تحقیق کے لیئے فقیر کی کتاب "وحی کی اقسام" کا مطالعہ کریں۔

یہ کلمہ "اَلَا منکرین" حدیث پر اظہار غضب کے لیئے ہے اسی لیئے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ حدیث ضعیف کے ہوتے ہوئے قیاس جائز نہیں، حدیث ضعیف کو قیاس قوی پر ترجیح ہے اگرچہ اس منکر حدیث کی پیدائش برسوں بعد ہوئی مگر حضور ﷺ کی نگاہوں سے قریب تھا اس لیئے يُوْشِكُ فرمایا، شَبْعَانٌ (پیٹ بھرا) میں اس کی مالداری اور مسہری میں اس کا لنگڑا ہونا بتایا گیا۔

اپنی تحقیق پر اعتماد کرو' صاحب قرآن سے الگ ہوجاؤ یہ بکواس ہی تمام بے دینوں کی جڑ ہے۔

یعنی حرام قطعی واجب الترک اسی لیئے صحابہ کرام حضور ﷺ کے فرمان پر قرآن

کی طرح عمل کرتے تھے ہم پر جیسے نماز فرض ہے ایسے ہی نماز کی تعداد اور مقدار یعنی پانچ نمازیں اور ہر نماز میں مقرر رکعات فرض ہیں ہم جو کبھی حدیث کو ظنی کہتے ہیں اس کی وجہ اسنادیں ہیں۔ جنہوں نے خود حضور ﷺ سے حدیثیں سنیں ان کے لیئے قرآن کی طرح قطعی تھیں دیکھو صدیق اکبر نے حدیث کی بنا پر حضور ﷺ کی میراث تقسیم نہیں کی حالانکہ تقسیم میراث حکم قرآنی ہے۔

یعنی منکرین حدیث کو چاہیے کہ گدھا بھی کھائیں، کتے بلوں پر بھی ہاتھ صاف کریں، پڑی ہوئی چیز بھی قبضہ میں کرلیا کریں، کیونکہ انہیں قرآن نے حرام نہیں کیا بلکہ حدیث نے کیا ہے۔ ان شاء اللہ اس کا جواب قیامت تک ان سے نہ بنے گا۔

(مرقاۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح)

اس شہادت کے بعد اہل ایمان کے لئے شک اور تردد کی گنجائش ظاہر باقی نہیں رہتی البتہ جن سے ایمان کی دولت ہی کو سلب کرلیا گیا ہو کس کے اختیار میں ہے کہ ان کو تشکیک کے روگ سے نجات دلا سکے اور کونسا سامان ہدایت ہے جو ان کے لئے سودمند ہو سکے۔ جیسا کہ قرآن خود بتارہا ہے:

فَمَا تغنِ الآیات و النُذر عن قوم لا یوئمنون

(جن کو ایمان نہیں لانا ہے ان کیلئے نہ کوئی آیت سودمند ہو سکتی ہے نہ کوئی ڈر سنانے والے)

اللہ تعالیٰ ہی سمجھ اور ہدایت نصیب فرمائیں۔

پرویزی دائرہ اسلام سے خارج ہیں متفقہ فتویٰ

پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام نے غلام احمد پرویز اور طلوع اسلام کی عبارات کا بغور جائزہ لے کر ایک متفقہ فتویٰ مرتب کیا گیا جس میں اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ پرویز صاحب اور طلوع اسلام کا حلقہ حضور نبی اکرم ﷺ کی

حدیث وسنت کو شرعی حجت تسلیم نہیں کرتے، اس لیے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

فقیر نے اپنے طور پرویزیت کے عقائد کے جوابات دیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اُمت مسلمہ کو ایمان لیوا فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اور ہم اہل ایمان کو عقائد حقہ پر زندگی گذارنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین ثم آمین بحرمت سیدالانبیاء والمرسلین صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

فقط مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابی الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پنجاب پاکستان